

الحمد لله الذي هدانا لهذا
وما كنا لنهتدي لولا أن هدانا الله
والحمد لله رب العالمين

مجموعه
شعائر وادبگان
مع سلسله
چشميه

از ماليفات فقير عبد القادر ريشي آبر
غلام قادر عفي عنه باجارت مولف

فيس علم پيس لاهورين شاليج ہوا

الَّذِينَ إِذَا فَعَلُوا كَذَا ذَنْبًا أَوْ ظَنُّوا أَنَّهُمْ مُنْكَرٌ كَبِيرٌ أَوْ ظَنُّوا أَنَّهُمْ مُنْكَرٌ كَبِيرٌ أَوْ ظَنُّوا أَنَّهُمْ مُنْكَرٌ كَبِيرٌ
 لَذُنُوبِهِمْ وَمَنْ يَعْمَلْ الذُّنُوبَ إِلَّا اللَّهُ وَأَتُوبُ وَإِلَى اللَّهِ مَصِيرٌ
 الَّذِينَ إِذَا جَعَلْتَ تَوْبَتَهُمْ مَقْبُولَةً وَغَرِيبَتِ لِبَاسَهُمْ وَاعْتَدْتَهُمْ
 كُلَّ مَتَوَدٍّ بِأَهْلِيَاتٍ كُلِّ مَكْرُوبٍ بِأَمْنٍ يَجْنِبُ الْمَضْطَرِئِينَ
 إِذَا دَعَاكَ الْكُفْرُ وَالشُّكُورُ وَأَنْتَ الْقَادِرُ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ فَاعْلَمْ
 مَا أَنَا فِيهِ مِنَ الْهَرَمِ وَالْغَبَرِ وَأَنْتَ الْغَفُورُ الرَّحِيمُ

طریق ختم خواجگان نقشبندیہ رحمۃ اللہ علیہم

شہد و شہداء کو یا شب بھر کو سمجھ ضرورت جس روز ضرورت ہو محل اور
 وضو کر کے کھڑے ہوگا وضو کا پڑھنے اور دو غبار و گاندھاس طہر پڑھنے کہ
 رکعت میں آیت الکرسی سات سات دفعہ پڑھنے اور بعد سلام کے توبہ پڑھ کر
 برواح طہرہ نقشبندیہ پڑھنے بعد اوس کے دس دفعہ دعا پڑھنے یا پڑھنے یا اے ابوبکر
 یا مسیح یا عیسیٰ یا مقلب القلوب یا انصار یا دالیل المسکینین
 یا حیات المسکینین یا قوۃ عبادک یا رب یا قوۃ خلائق یا رب العالمین
 یا اللہ یا اللہ یا اللہ بعد سورہ فاتحہ ہفت بار یا اسم اللہ بعد درود و سورہ
 سورہ بعد سورہ الم نشرح یا اسم اللہ (۷۹) دفعہ بعد قل شریف ایک
 بار ایک دفعہ بعد فاتحہ ہفت بار بعد درود شریف سو دفعہ بعد دعا حاجت
 پڑھنے یا یا یحییٰ یا یحییٰ

طریق ختم قادریہ

اول روز روزہ رکھنے اول یوم دوم یوم جمعرات سوم یوم جمعہ چہارم روز
 جمعہ کو ایک رکعت میں آیت الکرسی ایک بار اور غرض کسی گناہ بار
 اور ختم شریف کر کے استغفار ایک سو گیارہ دفعہ

درود شریف (۱۱۱) دفعہ پھر کل تمجید سبحان اللہ والحمد للہ ولا الہ الا اللہ والہ الا اللہ اکبر ولا حول ولا قوۃ الا باللہ العلی العظیم (۱۱۱)
 دفعہ بعد سورہ الم نشرح ایک ہزار ایک سو گیارہ دفعہ بعد درود شریف
 ایک سو گیارہ دفعہ پھر حضرت غوث اعظم قدس سرہ کے روح مبارک کو بخشے۔
 بعد دعا کر کے (۱۰) بار اور یا یحییٰ (۱۰) بار یہ ختم کبیر ہے اور ختم صغیر ہے

طریق ختم صغیر غوثیہ عالمیہ

اول درود شریف (۱۱۱) پھر تمجید (۱۱۱) دفعہ سورہ یس ایک دفعہ سورہ الم نشرح
 ایک واکتا یس دفعہ بعد درود شریف (۱۱۱) دفعہ پھر دعا و دعا ستہ روح پاک
 حضرت غوث اعظم قدس سرہ۔ اگر طبی ضرورت ہو تو ختم کبیر کر کے درواز
 ختم صغیر کام آسان ہو جاتا ہے۔

طریق ختم خواجگان چشتیہ

اول فاتحہ دفعہ بعد درود شریف سو دفعہ بعد لا حول ولا قوۃ الا باللہ
 العلی العظیم لا ملجأ ولا منجی الا باللہ (۳۳) دفعہ بعد
 سورہ الم نشرح یا اسم اللہ (۳۳) دفعہ بعد لا حول ولا قوۃ الا باللہ
 آخر تک (۳۳) دفعہ بعد فاتحہ بار بعد درود شریف سو بار بعد ختم کر کے

قوال اسم اللہ شریف

بہت پڑھنا اسم اللہ کا موجب برکت و کشایش رزق ہے اور موجب حاجت
 روائی و حل مشکلات کا ہے۔ اور موت کے وقت ۲۰ دفعہ پڑھے تو رات اوس کی
 بخیر و عافیت گزرے۔ اور شرح آدمی و کافر شیطان موت ناگہان سے
 امن ہے۔ اور رات یس دفعہ مجنون یا مرگی والے کے کان میں پڑھے تو اُس کو
 پوشن آجاوے۔ اور ظالم کے سامنے پچاس دفعہ پڑھے تو اُس کے ظلم سے محفوظ

رہے۔ اور بوقت شروع بارش یا عین بلش بہشت میں فلان وزیر اعلیٰ فلان
اکثر دفعہ پڑھے تو زمین مقصود پر بارش ہو دے۔ اور سو دفعہ روزمرہ سات
دن تک کسی درو کو واسطے پڑھے تو درد دور ہو جاوے۔ بیوم جمعہ جب خطیب
خطبہ شروع کرے اور یہ شخص ایک سو تیرہ دفعہ بسم اللہ شریف پڑھے اور بوقت
دُعایا امام کے دُعا مانگے تو حاجت روا ہووے۔ اور اگر (۸۷) دفعہ روزمرہ
ختم کی طرح پڑھا تو مطلب حاصل ہووے۔ اور اگر ہزار دفعہ روزمرہ
صبح کو پڑھے تو مشکلات آسان ہوں ہزار دفعہ پڑھ کر میدان کے پانی پر دم کر کے
صبح کی بوقت نہا رہاویں تو گند ذہن کا ذہن صاف ہو جاوے۔ اگر مجنون
یا مکروب یا مجبوس روزمرہ ہزار دفعہ پڑھتا رہے تو قید و کر بے خلاصی پاوے
اور ہزار بار بوقت طلوع پڑھ کر بارش کے پانی پر دم کر کے جس کو جس ارادہ پر پڑا
وہ اچھا درست ہو جاوے اور فہیم و ذکی ہو جاوے۔ امام غزالی رحمۃ اللہ علیہ
نے فرمایا کہ ختم بسم اللہ شریف کا برے قضاء خواجہ یحییٰ ہے۔ کہ بارہ ہزار
دفعہ پڑھے اول دو گانہ ادا کر کے ہزار دفعہ پڑھ کر دو گانہ پڑھے اور
دعا مانگے پھر ہزار بار پڑھ کر دو گانہ ادا کر تا جاوے بارہ ہزار ختم کر کے
اللہ تعالیٰ اس کی حاجت پوری فرما دیگا۔ اور حضرت شیخ محی الدین قدس سرہ
نے فرمایا۔ کہ میری وصیت یہ ہے کہ ہر کام و کلام کے اول بسم اللہ کو
مفتاح بناؤ عجاوین قصود و قیام و نیرام و وضو و نماز و قراءت میں جو کوئی یہ
کام بہر حال بالالتزام کرے گا اللہ تعالیٰ سکرات الموت و ہوال منکر و نکیر کا سامان
کرے گا اور تنگی قبر کی نہ ہووے گی اور قبر اُس کی کشلوہ ہووے گی اور منور اور قبر سے گورا
چٹا نورانی نکلیے گا۔ اور حساب و سکا آسان ہووے گا۔ میزان اوس کی بھاری
ہووے گی۔ اور مضبوط سے سجلی کی طرح گزر جاوے گا۔ بہشت میں مغفرت اور

سادت کے ساتھ دھڑل ہو دیگا جیسا کہ خواض القرآن میں لکھا ہے۔ اور
عبدالرحمن بن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ فرمایا جس کو کوئی حاجت درپیش ہو
وہ تین روزے رکھے اول بدھ کو دوم جمعرات کو تیسرا جمعہ کو جمعہ کے روز غسل
کے اور وضوء کر کے مسجد کی طرف جاوے اور اس وقت کچھ صدقہ دیوے
مستور اہویا بہت ہے تو اچھا ہے جب جمع پڑھ چکے تو یہ دعا پڑھے
اللّٰهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ بِاسْمِكَ يَا سُبُّوحٌ قُدُّوسٌ غَالِيٌّ خَافِئٌ عَزِيزٌ اللَّهُمَّ أَنْتَ الْغَيْبُ الشَّهَادَةُ هُوَ الرَّحْمَنُ الرَّحِيمُ الَّذِي لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ عَلَّمَ الْقُرْآنَ خَلَقَ الْإِنْسَانَ مِنْ نُفُسٍ مَّا تَوَكَّلْنَا عَلَى اللَّهِ وَالْحَيَاةُ الدِّينَارِيُّ وَكَانَ الْعِلْمُ نَارًا فَكُلُوا مِنْهَا حَتَّى تَخْرُجُوا مِنْهَا كَمَا خَرَجْتُمْ مِنْ بَيْتِكُمْ يَوْمَ النَّارِ إِنَّكُمْ لِلَّذِينَ إِذَا تَوَلَّوْا إِلَى آلِهَاتِهِمْ فَقَالَ أُولَئِكَ مَا لَكُمْ مِنَ اللَّهِ لَبِقَاءٌ فَعَمِلْتُمْ أَشْيَاءً وَأَنْ تَعْطَى حَاجَّتِي
(اس جگہ انی حاجت کا نام لیوے اور
فرما کہ سفیا کو اس دعا کی تعلیم نکریں کہ وہ لوگ ناحق بددعا کر کے
مسلمان کا نقصان کرتے ہیں حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے
فرمایا کہ ہر دعائے پہلے بسم اللہ پڑھی جاوے تو دعا قبول ہوتی ہے
بسم اللہ ایکس دفعہ لکھ کر بیچہ کے گلے میں ڈالیں تو شب آفات سے محفوظ
رہے اور ۳ بار لکھ کر گھر میں ملای کرے تو شیطان جن سے محفوظ رہے
لوگوں میں اور مال میں اور کسب میں برکت ہوگی اور کوئی آسیبت نہ پہنچے گا ادھر اگر
دکان میں ٹکائے اس میں نفع بہت ہوگا اور کوئی حاسد اور ظالم اوکی
طرف نہ دیکھے گا جو شخص پہلی تاریخ ماہ محرم کے ایک سو تیرہ دفعہ لکھ کر اپنے

پاس رکھے تو کوئی کسیبٹ پینچے گا او سکوا اور اسکے گھروالوں کو عمر بھر کوئی تکلیف
 نہ پہنچے گی جو شخص ایک سو ایک دفعہ سفید کاغذ پر لکھ کر باغ میں دباوے تو
 پھل بہت ہوگا اور کھیتی اوسکی اچھے ہوگی۔ اپنے وقت پر پھل پورا دیگا اور
 سب آفتوں سے محفوظ رہیگا اور اوس میں برکت بہت ہوگی۔ اور اگر کوئی
 سفید کاغذ پر ہزار دفعہ لکھے اور لکھ کر اپنے پاس رکھے تو دشمنوں کے نزدیک
 اوسکی جہیت ہوتی ہے اور دوستوں کے نزدیک پیارا ہوتا ہے اور لوگوں
 میں باغزت ہوتا ہے اور اوس کی دروازے خیرات کھل جاتے ہیں اور اگر
 ستر بار لکھ کر میت کے کفن میں رکھا جاوے قبر کے عذاب سے محفوظ رہے
 منکر کیہ کا جواب آسان ہو اگر اسم ذات کسی برتن پاک میں لکھے کہ برتن پر
 ہو جاوے او سکوا بارش کے پانی سے گھول کر مرگی دلے کو پڑاوے تو مرگی
 دور ہوگی اور اگر سانپ یا بچھوکاٹ جائے تو بسم اللہ کے حروف مقطعات لکھ کر
 سلام علی نوح فی العالمین لکھے اور پانی میں ملائے تو اچھا ہو جائے
 کوئی رحمن لکھ کر دریا رحمن ایک سو پچاس دفعہ لکھ کر پونچھوئے اور کسی ظالم
 کے سامنے جاوے تو وہ ظالم دب جائیگا جو شخص اسم الرحیم دو سو اوناونے
 دفعہ لکھ کر پاس رکھے وہ جنت میں محفوظ رہے اور جسکو درد سر ہو حروف الرحیم
 کے بعد لکھ کر اکیس دفعہ لکھ کر سر پر باندھے او سکوا شفا دیگا۔ ہر قل
 فیصر روم نے حضرت امیر المومنین عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو لکھا کہ میرے
 سر میں درد رہتا ہے جس سے طبیب عاجز ہیں کوئی دوا ہے جو اپنے ٹوپی پہنچی
 جب وہ ٹوپی سر پر رکھتا تو درد دور ہو جاتا اور جب ٹوپی کو اتنے کھول کر
 دیکھتا تو کاغذ پر بسم اللہ الرحمن الرحیم لکھی تھی جیسا کہ تفسیر روح البیان
 میں لکھا ہے۔ اور آیت الکرسی۔ ہر نماز فرض کے بعد پڑھے اللہ تعالیٰ نے

سب گناہ اوسکے بخش دیگا۔ اور سوتے وقت اگر پڑھے تو شیطان سے محفوظ رہیگا
 اور اگر وقت اگر پڑھے اور بائیں طرف تھوک دے تو غصہ جاتا رہے۔ آیت
 الکرسی کے حرف ۱۰ ہیں ہر ایک حرف کا نفع عظیم ہے یہ ہر دو قسم کے
 منافع پر مشتمل ہے۔ اس آیت کے پڑھنے والا باغزت اور مقبول ہوتا ہے
 منہج کی ساعت میں پڑھے تو محبوب الخالق ہو اور اگر رحل کی ساعت
 میں پڑھے تو باو شاہ کے نزدیک معظّم ہو اور اگر مشتری کی ساعت میں پڑھے
 تو غم دور ہو شمس کی ساعت میں پڑھے تو اپنی ملازمت میں رتبہ پائے اور
 مقبول نظر امیر ہو اور زہرہ کی ساعت میں پڑھے تو محبوب ہو درمیان کن
 و مروا و عطارہ کی ساعت میں پڑھے تو دشمن اسکے ہلاک ہوں۔ تعداد
 حروف ۱۰ ہیں ورو بھی ایک سو تتر مرتبہ کیا جاوے منکر شیخ ابو الفرج نے
 فرمایا کہ یہ ساعت کی قید مشائخ کے نزدیک غیر معتبر ہے بلکہ ان کے نزدیک
 شرط مداومت ہے ساعت نجومی کا کوئی اعتبار نہیں تا شیر اسما و اشد کی اور
 آیت شریفہ کی ستاروں پر منحصر نہیں حضرت نے فرمایا کہ گناہ رزق کا
 مانع ہے اور عمل صالح رزق کا جامع ہے۔ اسلام میں نحوست متعلق بہ گناہ
 ہے اور سعادت متعلق بہ خصال ہے یہ فوائد مذکورہ بالا مقید کسی خاص
 وقت کے نہیں۔ اگر کوئی اس آیت کو ہزار بار چالیس یوم تک پڑھے ہوگی
 کی سب مراد حاصل ہوں۔ اگر ہمیشہ ہزار بار کا وظیفہ مقرر کرے تو مطالب
 دینی اور دنیوی حاصل ہوں۔ شیخ ابو العباس بونی نے فرمایا کہ
 کلمات اللہ آیت شریفہ کے پچاس ہیں اگر پچاس دفعہ پڑھ کر بارش کے
 پانی پر دم کر کے بے عقل و فہم زیادہ ہو اور اگر پچاس دفعہ روزیرہ پڑھے
 تو مقصد حاصل ہوں۔ وقت اسکے پانچ ہیں۔ پچیس پندرہ و اسی

نے سترہ کہے ہیں اگر موجب وقف جب گھر سے نکلے پانچ دفعہ پڑھے۔
 لوٹ کر گھر آتے تک وہ ہر ملا سے محفوظ رہے۔ اور جب گھر میں داخل
 ہووے تب پڑھے تو باعث برکت ہو جو شخص کسی ظالم حاکم کے پاس جاوے
 تو آیت الکرسی پڑھ کر یہ اسمائے پڑھے۔ یا حییٰ یا قیوم یا بدیع السموات
 والارض یا ذا الجلال والاکرام اسئلک بحق هذه الايات الکریم
 وما فیها من الاسماء العظيمة ان تلجہ فاکم عتی وتخرج لسانہ
 حتی لا یخلق الا بالخیر او یصمت حیث یرک یا هذا ابی عینی
 وشکرت تحت قدمیک اوسکی پاس جاوے۔ حاکم جابر کا دل
 فوراً ٹیل بنی ہو جاویگا۔ امام غزالی رحمۃ فرمایا کہ بصرہ میں ایک آدمی ڈاڑھ
 کی درو کے لئے دم کیا کرتا تھا اور عمل نہیں بتاتا تھا جب مرنے لگا اپنے
 پاس والوں کو یہ بتا گیا کہ پوشیدہ رکھنا گناہ ہے المص کھینچ جمع حق
 لا الہ الا هو رب العرش العظیم اسکن اہا الوجہ بالذی ان
 یسما یکن الیم فیظللن رواکد علی ظہر ان فی ذلک لایت لکل
 مباد شکور ولما سکن فی الدلیل والنہار وہو السميع العليم
 کذا فی خواص القرآن۔ اگر آیت الکرسی سو بار پڑھ کر یا اللہ یا حییٰ یا قیوم
 یا علی یا عظیم ایک ہزار تین سو ستر بار پڑھے اور یہ کہے اسئلک بنو
 عرشک وروح محمد ان ترسل خادم هذا الایت الشریفۃ الی فلان بن
 فلانہ اور اس کے موٹے خیال کرے اور کہے بالشہاب منسجہ حجاب عن النار اور
 اس نیزہ خیالی کے ساتھ اس شخص کی طرف اشارہ کرے اور نماز پڑھ کر
 سو رہے یہ عمل جمعرات کو کیا کرے سات جمعراتوں تک مطلب لی حاصل ہو۔
 اگر اس آیت الکرسی کو نہ پڑھو اور اس کے اوپر لکھیں تو باعث استروانی

رزق ہو۔ اور چور نہ آئے۔ کسی نے عبد اللہ بن عباس سے کہا کہ مجھ کو
 استسقاء کی بیماری ہے۔ اس کا علاج فرماؤ۔ کہا کہ کستوری اور زعفران
 کے ساتھ پیٹ پر آیت الکرسی لکھو اور صاف برتن میں لکھ کر پی لو۔ میں
 اس مرض کی شفا ہے کیونکہ یہ حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وصحابہ وسلم سے
 سننا ہے۔ کہ آیت الکرسی کی ایک زبان ہے اور دلبہاں ہے جس سے
 تسبیح خداوند کریم کی ادا کرتی ہے ہر ایک بیماری شکم کے لئے پاکت تن میں
 تین دفعہ لکھ کر پیے مگر حرف جہاں ہوں اور پینے وقت نیت شفاء
 اوس بیماری کی دل میں کرے اور کل امراض بدنی کے لئے کستوری
 زعفران اور گلاب سے لکھ کر پیے تین مرتبہ آیت الکرسی لکھے اور ایک
 دفعہ کھائے لکھنا ہذا القرآن ولوان قرآن سیرت پیر الحیال لکھ کر
 پانی سے کھول کر پی لے اور اوسہر سات بار آیت الکرسی پڑھ کر دم کرے
 اور پی لے تین دن صبح و شام پئے شفا ہو۔ حضرت مرنے ایک شخص کو
 فرمایا کہ قل ہو اللہ احد اور قل اعوذ برب الفلق اور قل اعوذ برب
 الناس صبح و شام پڑھا کرے۔ اسکے دنیا اور آخرت کے کام درست
 ہو جائینگے۔ شیخ جلال الدین سیوطی نے حدیث بیان کی ہے کہ عبد اللہ
 ابن عباس نے کہا ہے کہ حضرت صلعم نے فرمایا کہ اگر کسی کو حاجت دہشت
 ہو وضو تازہ کر کے ایسے مقام میں جاوے جہاں کوئی نہ دیکھے اور چار رکعت
 نماز ایک سلام کے ساتھ پڑھے پہلی رکعت میں اسجد ایک دفعہ اور
 قل ہو اللہ گیارہ مرتبہ دوسری میں اسجد ایک بار اور قل ہو اللہ تیس بار
 اور تیسری رکعت میں اسجد ایک بار اور قل ہو اللہ تیس بار اور چوتھی رکعت میں
 اسجد ایک بار اور قل ہو اللہ تیس بار جب سلام پڑھے تو قل ہو اللہ

سچاس بار درود شریف سچاس بار اور استغفار سچاس بار اور کما حقہ
ولا حول ولا قوة الا بالله العلیٰ العظیم سچاس بار پھر اپنی حاجت کا سوال
کرے۔ بار اللہ تعالیٰ حاجت اوسکی پوری کریگا۔ اگر قرض لے ہو گا تو قرض
سے نجات پاویگا اور اگر فقیر ہو اللہ تعالیٰ اوسکو غنی کریگا۔ اور اگر گنہگار ہے
تو خداوند کریم اوسکے گناہ بخش دیگا اور اگر مسافر ہو تو وطن میں باخیر و عافیت
پہنچا دیگا اور اگر اولاد ہے تو صاحب اولاد ہو جائیگا۔

وَبَا عِبَادَ اللَّهِ اَعْيُوْا نَفْسِيْ جِسْمِيْ سَلْبِيْ كَيْوَسَلِّيْ نَفْسِيْ فَعَدَّ رُحْمَةً خَدِيعَةً اِلَى
سَنَانٍ فَرَمَاوَكِيْ اَكْرَبُوْنِيْ بِمَا لَيْسَ بِيْ مِنْ خُتُوْجٍ مَّكَلَّةٍ سِرِّا لِّمَنْ لَّكَبْنِيْ اَوْ رَاوَسَكُوْ
وَكِيْ جَسْمِيْ خُوْنٌ جَارِيٌّ يُّهْوِ اَوْ خُوْنٌ مُّبْدُوٌّ يُّهْوِ اَوْ يُّكَا -

تم کو ان چھپن رات وضو کر کے دو رکعت نماز پڑھو اور یہ دعاء الہی پڑھو۔
 اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ عَظِيمٌ بَدِيعُ فَاعِلٌ عَلِيمٌ عَدَدُكَ نَافِعٌ بَدِيعٌ عَزِيزٌ
 عَمُوجٌ جَامِدٌ حَمِيدٌ ذَرِيعٌ سَرِيعٌ مُتَعَالٍ مُعِيدٌ مُغْنِيٌّ وَ
 مُعْزٍّ مَانِعٌ تَوَكَّلْ تَحْتَهُ لَيْسَ سِوَهُ فَتَحْ بَابَ بَعْدِ ثَابِتِ كَافِرٍ وَ يَكْ
 بِرِ يَنْجِي وَ يَنْيَا وَ يَحْصُلُ جُہولوں اور اگر صبح کی نماز کے بعد روزِ مرتہ
 میں مرتبہ پڑھا کرے تو دین و دنیا کے کام سب درست ہوں اور اگر ہفتہ
 کے روزِ صبح کی نماز کے بعد ۶۶ مرتبہ پڑھے اور کسی ظالم پر بددعا کرے تو
 وہ ہلاک ہو۔

یا شیخ عبدالقدوس جیادکشیًا یدٰی کا ولیفہ پرمناجواکر مشائخ
 حشیدہ و قاورید اپنے اپنے معمولات اور ارشادات میں مستحضر فرماتے
 ہیں کہ یہ آیت بزرگ بقدر نیاز و کفایت کے اور درود شریفیت سوا یہ نہیں کہ
 اس میں کوئی چیز ضروری نہ ہو نہ اپنے اور اجود و عود فقہ و درود شریفیت یا عود

تشریف فرما و عابدان کے یہ وظیفہ متعین ہے و امر کے ساتھ ایک ایک کارنامہ حضرت
شیخ فرشتہ الا عقل قسم سے سرور کا۔ دوم طلب کرنی کسی شے کی برائے خدا اور
اب سوال پیدا ہوتا ہے کہ چنانچہ انما شب و صیغہ کا شرعاً اس میں دلیل اور سند
ہے جائز ہے۔ دوم طلب کرنا کسی چیز کا خدا کے واسطے اس کے وہم ہوتا ہے
کہ کچھ خدا تعالیٰ کو اس چیز کی حاجت ہے یہ ناجائز ہے جو جواب اس کا
یہ ہے کہ امر اول حدیث قدسی سے ثابت ہے کہ بندہ خواہ جس چیز فرائض
سے فارغ ہو کر نوافل میں سلوک کرتا ہے تو جس قدر ترقی عبادت میں ہوتی
ہے اسی قدر قرب الہی حاصل ہوتا ہے شدہ شدہ سلوک کے امتداد کو
پہنچتا ہے یعنی قرب الہی اس طریق پر حاصل ہوتا ہے کہ نور الہی اس کے
واس ظاہر ہی کے ساتھ اس قدر ہوجاتا ہے کہ جس مغلوب ہو کر حکم نابود کا
رہتی ہے یعنی بے اثر ہو جاتی ہیں اور نور الہی کا اثر ظاہر ہوتا ہے ظاہر
میں جو اس بشر کے محسوس ہوتے ہیں لیکن فعل الہی اس سے صادر ہوتا ہے
دیکھنے والا سمجھتا ہے کہ فعل بندہ سے صادر ہے لیکن حقیقت فعل
الہی ہوتا ہے جس طرح نور الہی کے علم کے کوئی حد قرب اور بعد کی نہیں اور
نہ کوئی حجاب مانع اثر اور فعل کا ہو سکتا ہے وہ دیکھتا ہے اس بندہ کے
حواس کے امتداد ہو جاتے ہیں بعد اور حجاب مانع او کے فعل اور اثر کو نہیں
روک سکتا اس کا نام صراط صوفیہ میں قرب نوافل ہے اس درجہ میں
نام اس بندہ کا بلائے نام ہی ہے اور اس بندہ کو لقب محبوبیت کا عطا
ہوتا ہے عیساکر اللہ تعالیٰ نے فرمایا: مَا رَسُوتَ اِذْ رَسُوتَ وَلَکِنِّ اِنِّیْ
رَسُوتُ یعنی میں نہیں بھیجا جب بھیجا ہے لیکن میں نے نہیں بھیجا اور وہ کہہ
تَقْسُوا اَھْمَ وَلَا تَخْشَوْا فَعَلْتُ لَکُمْ اِیْمًا یعنی اسے اہم نہ کرو اسے ڈرنے کے لئے کہ

نہیں قتل کیا لیکن اللہ تعالیٰ نے انکو قتل کیا ان آیات سے ظاہر
یقین ہوتا ہے کہ فعل بندہ کا نہیں بلکہ فعل خدا تعالیٰ کا ہے اسی طرح
تمام حواس سے جو کام ظاہر صادر ہوتا ہے وہ حقیقتاً اللہ تعالیٰ سے
ہوتا ہے پس دیکھنا اور سننا اس بندہ کا مثل پیداوشینہ دوسرے
بندوں کے نہیں کہ دوسرے بندے مجوس طاقت بشری میں ہیں
اور یہ ولی اللہ آزاد ارش قید سے ہے جیسا کہ حضرت غوث اعظم قدس سرہ
نے مقالہ ساوس یعنی چھٹا اور (ساوس عشر یعنی سوہواں میں مقالات
کتاب فتوح الغیب میں فرمایا ہے کہ بندہ جب قید اوصاف بشریت سے
خلاصی پاتا ہے تو اسکو خطا و فری مہار کباد ملتی ہے اور لقب اوس کا
صدیق اکبر ہوتا ہے اور علم غیب عطا ہوتا ہے۔ اور تکوین اشیاء باذن
خالق اشیاء کے دنیا میں عطا ہوتی ہے اور آخرت میں علاوہ بریں ہے
نہایت عطایات اور خلعت او کو ملینگے اس بیان سے صاف ثابت
ہے کہ محبوبان الہی کو پکارنا دور اور نزدیک سے یکساں ہے جب
ادنا و علم مغیبات کا عطا ہو گیا اور تکوین اشیاء کی اونکا وصف بن
کیا تو یا شیخ کا پڑھنا بحضور علمی جائز ہے بلکہ واجب ہے کیونکہ اگر
یقین اس حضور کا نہ کرے تو منکر حدیث قدسی کا اور فرمان غوث
اعظم قدس سرہ کا بیشک سوسنکرانکا کافر نہیں تو گمراہ تو ضرور ہے اور
دوسرا مطلب کرنا شے کا واسطے خدا تعالیٰ کے یہ معنی رکھتا ہے کہ
برائے اکرام اور خوشنودی خداوند کریم یہ چیز عطا فرماؤں عوض کسی ہدیہ
یا خدمت یا حق قربت کے اور عطا کسی چیز کی جو انکے پاس ہو موجب
رفع درجات اور محبوبان الہی کے ہوتی ہے جیسا علم کا پڑھنا یا طعام

۱۳۴

کا کھانا اور پانی کا پلانا اور بیمار کا علاج کرنا اور بھولے بھٹکے کو راستہ پر لانا
یا دیول کا قرضہ ادا کر دینا یا کسی حاجت مند کی حاجت روا کر دینا خدا
تعالیٰ کے نزدیک موجب رفع درجات و خوشنودی حق تعالیٰ کی ہوتی ہے
ویسا ہی ان محبوبان کے دربار سے حاجت روائی سائل کی موجب
اجر عظیم کی ہے اور خوشنودی خدا کے کریم کی ہے اصل بات تو یہ ہے کہ
سائل محتاج کسی بندہ سے سوال کرتا ہے تو وہ بندہ کریم عارف باللہ
بہت خوش ہوتا ہے کہ اس سائل نے مجھ سے یہ عبادت یا سعادت کرائی
جس کے سبب میرا قرب عند اللہ زیادہ ہوا اسی واسطے حضرت
امیر المومنین علی کریم اللہ وجہ جب کوئی سائل آتا تو فرماتے۔ صریحاً
بالحاصل بلا اجیر اسی خوش آیا حال باربر دار ہمارا اجرت کہ ہماری
چیز کو یہاں دنیا میں لیکر قیامت کے روز پلہ میزان میں جا کر رکھیں گے
یعنی عند اللہ پہونچا دیکھا حدیث شریف میں وارد ہے کہ جو شخص کوئی
چیز محتاج کو دیتا ہے وہ محتاج قیامت کے روز اس چیز کو پلہ
میزان تنخی میں رکھیں گے اگر یہ مسئلہ شریف مسلمانوں کو بالیقین معلوم
ہو تو یقین ہے کہ کبھی سائل محتاج کو ناکام رخصت نہ کریں اور پکارنا
اولیاء اللہ کا موجب فتح الباب قبولیت دعا کا ہے یعنی اللہ تعالیٰ
ان کے نام لینے والے پر دروازہ رحمت اور عطا و حاجت روائی کا
کھول دیتا ہے چنانچہ اکثر بزرگان دین سے ثابت ہے کہ انہوں نے
فسر پایا کہ جب تم کو حاجت ہو تم میرا نام لیکر دعا کرو اللہ تعالیٰ
فرما دیکھا جیسا صفحات الانس میں ہے کہ جیسا حضرت شیخ
الشائخ معروف کرخی قدس سرہ نے حضرت شیخ سری سقطی قدس سرہ

کو ارشاد فرمایا اور حضرت امام جعفر صادق نے اپنے مریدوں کو فرمان
کیا کہ میرا نام موجب امان ہے ازہر بل اور حضرت علی اللہ علیہ وسلم
نے بھی نابینا کو ارشاد فرمایا کہ اللہ تعالیٰ کی جناب میں اس طرح
دعا کر خداوندائیں تجھے سوال کرتا ہوں اور تیری طرف متوجہ ہوتا
ہوں تیرے جیب کے ساتھ وسیلہ کرتا ہوں یا اچھٹل میں آپ کے ساتھ
وسیلہ کرتا ہوں جناب باری کی طرف کہ میری حاجت پوری کرے
اور نابینا نے حسب احکام حضرت کے ویسا ہی کیا تو حاجت اس کی پوری
ہوئی مراد اس کی بینائی تھی بینا ہو گیا یہ بات حضرت عثمان بن حنیف کو
معلوم تھی ان کے سامنے ایک شخص نے شکایت کی چند روز ہوئے
کہ میں حضرت امیر المومنین عثمان بن عفان کے حضور میں کسی حاجت
کے واسطے جانا چاہتا ہوں چند بار گیا اجازت اندر جانیکی نہ ملی اب
حیران ہوں انہوں نے فرمایا دو رکعت نماز پڑھ کر یہ وظیفہ پڑھ **اللّٰهُمَّ اِنِّیْ
اَسْأَلُکَ وَ اَتُوْبُکَ بِحَبِیْبِکَ الْمُصْطَفٰی یَا حَبِیْبُکَ اِنِّیْ اَتُوْسَلُ بِکَ اِلٰی رَبِّیْ
لِقَضٰی حَاجَتِیْ دَلٰیْلِ الْغَیْرِ مِنْکَ اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْأَلُکَ وَ اَتُوْبُکَ بِحَبِیْبِکَ اَللّٰهُمَّ**
پڑھا حضرت امیر المومنین عثمان رضی اللہ عنہ کے دروازہ پر گیا اور اذن چاہا تو
حضرت امیر المومنین نے بڑی خوشی سے فوراً بلا لیا اور حاجت اس کی
پوری کر دی تب سے یہ وظیفہ صحابہ کبار میں مشہور ہو گیا اور مشائخ
نے اپنے وظائف میں درج کر دیا اور جاری کیا جیسا کہ دلائل النجرات
میں بھی درج ہے مگر علامہ احمد بونی نے شمس المعارف میں دو اسام
حضرت صلعم کے زیادہ کر کے اس طرح پر لکھا ہے کہ یہ عمل اندرون خانہ
درخانہ تنہا کو ٹھہری کر کرے اور وظیفہ میں **یا اچھٹل یا اچھٹل یا**

اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْأَلُکَ وَ اَتُوْبُکَ بِحَبِیْبِکَ الْمُصْطَفٰی یَا حَبِیْبُکَ اِنِّیْ اَتُوْسَلُ بِکَ اِلٰی رَبِّیْ لِقَضٰی حَاجَتِیْ دَلٰیْلِ الْغَیْرِ مِنْکَ اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْأَلُکَ وَ اَتُوْبُکَ بِحَبِیْبِکَ اَللّٰهُمَّ

اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْأَلُکَ وَ اَتُوْبُکَ بِحَبِیْبِکَ الْمُصْطَفٰی یَا حَبِیْبُکَ اِنِّیْ اَتُوْسَلُ بِکَ اِلٰی رَبِّیْ لِقَضٰی حَاجَتِیْ دَلٰیْلِ الْغَیْرِ مِنْکَ اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْأَلُکَ وَ اَتُوْبُکَ بِحَبِیْبِکَ اَللّٰهُمَّ
بہا القاسم سے آواز بلند سو دفعہ پڑھے مطلب حاصل ہو اس وظیفہ میں
نہا غائب کو ہے اصحاب کبار اور اولیائے عظام کا معمول یہ ہونا جائز
ہوئی کوئی وجہ نہیں انبیاء کرام اور اولیاء اللہ کو کشف تام ہوتا ہے
اور حضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور دار ثانی حضرت کا کشف سب سے
زیادہ ہے ہر مقام محبوبیت میں ہیں نکاح ازل ان حضرات کا دور
سے موجب انکار مرتبہ محبوبیت کا ہے اگر حجاب مانع ہے تو عوام الناس کو
بہا دلیا اللہ دوسرے جیسے دیکھتے ہیں ویسے ہی سنتے ہیں یہ قوت دید
اور شنید کی بنور اسماء الہیہ ہوتی ہے کہ ان کا روح اور حواس منور
بنور اسماء الہیہ ہوتے ہیں جیسا کہ مضمون حدیث قدسی کا ہے بلکہ شاہ
عبد العزیز صاحب نے تفسیر غریزی میں سورہ نزل کی تفسیر میں لکھا
ہے کہ الوہیت اللہ کے دو وصف خاص ہیں ایک یہ کہ جمیع اصوات
جمع حیوانات کے ہر زمان و مکان میں خفی ہوں یا جلی یعنی سماوی
اور ارضی یعنی ہلاک کے اور حیوانات بھری کے اور حشرات الارض
وغیرہ کے سنے اور مراد ان کی سمجھے جبکہ تمام احاطہ علمی ہے دوسرا
وصف یہ ہے کہ ذکر کی قوت مدد کہ کو اپنے نور سے پُر کر دیوے ہیں
اولیاء اللہ جو جمیع لطائف کے ساتھ ذکر اللہ میں محو ہو گئے بعد فنا کے
ان کو مقام بقا کا عطا ہوا کہ اس مقام میں اوصاف باری تعالیٰ
کے اوصاف ان کے بن جاتے ہیں سو اس اوصاف کے سامنے
کوئی چیز محبوب اور دور نہیں ہوتی سب چیز کو غیاث دیکھتے ہیں اور
سب کی آواز سنتے ہیں اور نیز حدیث قدسی میں داروس ہے کہ اللہ
تعالیٰ نے فرمایا ہے **اَنَا جَلِیْسٌ مِّنْ ذَکَرَتْنِیْ فِیْ مِیْنِیْ مِیْنِیْ** والہ

کہہ کر لگتا ہے سب کی مراد یہی ہوتی ہے کہ واسطے رضا مند می اور
 رام اللہ کے یہ پتھر دو اور نہ یہ معنی کہ اللہ تعالیٰ کو حاجت ہے معاذ اللہ
 کسی اس لفظ سے یہ معنی نہیں سمجھتے سوائے اس شبہ کے اور
 کوئی وجہ مانعت کی نہیں۔ یہ شبہ بھی معنی پر خیال قاسم ہے۔ اور
 دور سے دیکھنا اور سننا اصحاب کبار کی شہادت سے ثابت ہے کہ حضرت
 امیر المومنین عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ منبر پر خطبہ پڑھتے ہوئے پکارے
 یاسار یتیم الجبل الجبل یعنی اے ساریہ زلزم ایشک زیم کے
 بیٹے پہاڑ کو پشت پر لو یعنی پہاڑ کی آڑ میں آؤ لوگ سکر حیران ہوئے
 حضرت علی کرم اللہ وجہہ نے فرمایا کہ امیر اچھا کہہ رہا ہے اسکو کہنے دو
 بعدہ عبد الرحمان بن عوف نے امیر المومنین سے پوچھا یہ کیوں کہا
 فرمایا ساریہ کی فوج کو دیکھا کہ کفار کی فوج میں گھیرے گئے ہیں۔
 پس و پیش سے کفار آگئے ہیں انکو پکار کر کہا کہ تم پہاڑ کی آڑ لو ساریہ
 جب آئے اونے پوچھا گیا تو اونہوں نے بیان کیا کہ جمعہ کے روز صبح
 سے دوپہر تک اڑتے رہے جب سورج سر سے ڈھلا تو کفار کا زور ہوا
 اتنے میں آواز حضرت امیر المومنین کی ایک غار سے آئی کہ پہاڑ کی آڑ
 لو سو ایسا ہی کیا تو فتح اسلام کی ہوئی اس معاملہ میں ایک ماہ کے
 راستہ پر دیکھنا اور آواز کا پونچنا دلی کا کام ہے جیسا کہ ایک ماہ کا راستہ
 ویسا سا لگا کا ماستہ سلوی ہے جیسا دلی دور سے دیکھتا ہے ویسا ہی
 گستاخ اور شعار صحابہ کرام کے مذلے میت کے اکثر ہے جیسا کہ مرثیہ صفیہ
 بنت عبد المطلب کا حضرت کی شان میں شہور معروف ہے جس کا
 مطلع یہ ہے۔ مَآیَا رَسُولَ اللّٰهِ کُنْتُ رَجَا نَاہِ فَکُنْتُ نَاہِراً

پاس اوس شخص کے ہوں جو میرا ذکر کرے شیخ عبدالحق محدث دہلوی نے
 مکملہ مدارج بنوت میں لکھا ہے کہ اس وصف باری تعالیٰ سے
 حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو بڑا اتصال و اتصاف ہے یہ وصف
 حضرت صلی اللہ علیہ وسلم میں خوب جلوہ گر ہے یعنی جب کوئی حضرت
 کو یاد کرے تو حضرت اوس کے پاس ہوتے ہیں ایسا ہی وارثان حضرت
 جو مقام خدائی الرسول سے گذر کر خدائی اللہ سے نیز عبور کر کے باقی
 باللہ ہو جاتے ہیں ان میں بھی صفات یا رب تعالیٰ کے جلوہ گر ہوتے
 ہیں خصوصاً قطب الاقطاب غوث الاعظم جو مقام محبوبیت میں سب
 سے اعلیٰ درجہ میں ہیں او کو کوئی حجاب اور دوری مانع سماع صوت
 سے نہیں ہوتی او کا فرمانا جو میرا نام پکارے اوس کی حاجت روا
 ہوتی ہے دلیل واضح ہے کہ پکارنا بغیر سماع حضرت غوث اعظم
 کے بے معنی ہے پکارنے کا تب ہی حکم دیا جب وہ مٹتے ہیں۔
 آپ نے فرمایا مَنْ نَادَانِي بِاسْمِي فُرِجَتْ كُرْبَتُهُ وَقُضِيَتْ حَاجَتُهُ
 یعنی جو مجھ کو میرا نام لیکر پکارے اس کی سختی دور ہو جاتی ہے اور حاجت
 پوری ہوتی ہے جیسا بہجت الاسرار میں ہے اور یہ جو کتاب درمختار
 میں لکھا ہے کہ بعضے علماء نے شایا اللہ کو کفر لکھا ہے سو وجہ اس کی
 شامی نے اس طرح پر بیان کی ہے کہ اوس نے معنی شایا اللہ کے یہ
 سمجھے ہیں کہ خدا کو شی کی حاجت ہے پس یہ لفظ بولنا کفر ہے شامی
 نے خود جواب دیا کہ یہ معنی مراد نہیں ہوتے بلکہ معنی مراد یہ ہیں کہ
 اسطے اکر ام اللہ تعالیٰ کے جب یہ معنی مراد ہوں تو شایا اللہ کہتا
 محب ہے ظاہر ہے کہ کوئی شخص کسی سے کوئی چیز مانگتا ہے تو

کرمیہ کی
مختص روکھا
معدیہ
عاجت کورا
کرمیہ کی

وَلَئِنَّكَ جَافِيَا الْحُجَّ اور پکارنا ہزار صحابہ کہا کا غزوہ ملک
 شام میں بروقت قتال یا محمد یا منصور آمین آیت جیسا غزوہ
 یروشک میں مذاکرے رہے سب کو معلوم ہے اور غزوہ مرج القباہ میں
 ہزار صحابہ کا شہادت تھا یا محمد یا محمد ازل النضر ازل النضر اور قصہ
 ملکہ ماریہ نصرانیہ کا اور خبر وئی حضرت عیاض بن غانم نے اسکو حالات
 مخفیہ و واقعات سالہا سال گذشتہ کی باعلام حضرت صلی اللہ علیہ وسلم
 نہایت عجیب و غریب ہے بلکہ جملہ واقعات فتوح شام کے ایک سے ایک
 موجب روشنی ایمان میں ابوہریرہ حبشی کے زنجیر قید میں کفار کے حضرت
 صلی اللہ علیہ وسلم پائت رہے توڑ دئے اور چند بار ابو عبیدہ جرح دے کر حضرت
 صلی اللہ علیہ وسلم نے مابین خواب بیداری کے واقعات کفار سے
 آگاہ فرمایا اور حضرت غوث اعظم قدس سرہ کے کرامات و انکشاف امور
 غیبیہ کا وہی مستند ہے جو کچھ اپنے اپنی زبان مبارک سے ارشاد فرمایا کہ
 میں قیامت تک اپنے مرید و محب کا ہاتھ پکڑنے والا ہوں جب نعرش
 کہا جاوے میرے گھوڑے پر زین کسا ہوا ہے اور میرا نیزہ کھڑا ہے اور
 میری تلوار برہنہ ہے اور میری کمان پر زہ چڑھائی ہوئی ہے۔ اور
 منکرین کشف انبیاء و اولیاء کرام کے جو وجوہ انکار کی عوام کے سامنے
 پیش کرتے اور حضرت صلح نے حضرت سلیمان و حضرت یعقوب کے
 بعضہ واقعات بیان کرتے ہیں جن میں انکار کا یہ ہے کہ جب ثبوت و شہادت
 شرعی کشف تام کی علمائے امت کو مسلم ہے تو ایسے وجوہ مرجوعہ
 کے ساتھ دلیل شرعی کا انکار غنا ہے اور خلاف طریق اسلام۔ اور
 منکرین کشف انبیاء و اولیاء کرام کے جو وجوہ انکار کی عوام کے سامنے
 پیش کرتے اور حضرت صلح نے حضرت سلیمان و حضرت یعقوب کے

ما انفتحت ہے کہ سوا اللہ تعالیٰ کے کسی کو نہ پکارو۔ جواب اسکا یہ ہے کہ کلام
 اللہ شریف میں دعا ہے عبادت ہے اور ہر جگہ میں ملاحظہ ہو کہ سوا اللہ
 تعالیٰ کے کسی کی عبادت مست کرو۔ اور اسی واسطے سجدہ و تہنیت کا
 جو سلاطین اور مشائخ کے حضور میں رائج تھا اسکو شرک و کفر کسی نے
 نہیں کہا مشرکین و نصاریٰ و یہود جو بفرشتہ کا سجدہ کرتے ہیں۔ وہ
 سجدہ عبادت کا ہے کہ وہ اپنے معبودوں کے سامنے جو سجدہ کرتے
 ہیں اوسیکو عبادت مانتے ہیں برخلاف اوسکے کوئی مسلمان سجدہ
 پیش سلطان و شیخ کے عبادت نہیں جانتا۔ خلاصہ مطلب یہ ہے کہ
 علم غیب نام ہے اس علم کا جو عقول سے برتر ہو اور وہ علم شریعت کا
 ہے اور علوم شریعت کے حضرت صلح پر تمام و کمال ختم ہو گئے۔
 ویسا ہی علم غیب حضرت صلح اور وارثان حضرت صلح پر ختم ہے دوسرا
 کوئی دعوے کرے تو کاذب ہے اسی کا نام بصیرت ہے جو اللہ تعالیٰ
 نے فرمایا اِنَّمَا اَدْعُوْا اِلٰی اللّٰهِ عَلٰی بَصِيْرَةٍ اَنَا وَمَنْ اَتَّبَعَنِيْ وَسُبْحٰنَ
 اللّٰهِ وَمَا اَنَا مِنَ الْمُشْرِكِيْنَ یعنی کہ میں انا و مینا ہو کر تم کو بلاتا ہوں
 اور میرے وارث اور میں مشرک نہیں۔ بخیر علیہ چشتہ ہجری

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ
 الْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ وَالْعَاقِبَةُ لِلْمُتَّقِيْنَ وَالصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ
 عَلٰی سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَآلِہٖ وَآصْحَابِہٖ اَجْمَعِيْنَ اَمَّا بَعْدُ فَهٰذَا بِسْمِ اللّٰهِ
 مِنْ مَسْلٰحَتِيْ فِي الْخَطْبَةِ الْحَسَنِيَّةِ رِضْوَانُ اللّٰهِ تَعَالٰی عَلَیْہِمْ اَجْمَعِیْنَ
 اَللّٰہُمَّ بِحُكْمِہٖ سَيِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ رَسُوْلَ الْفَلَاحِ سَيِّدِ نَاوَمَوْلَانَا مُحَمَّدٍ
 صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

الحق بحرمته آمين المؤمنين واما المسلمون انهم الذين
على بن ابي طالب رضي الله تعالى عنه الذي يحضره شيوخ المشايخ
الشايعين خير الواعظين حضوره الشيوخ الى الصور الحسن لا يور
رضي الله تعالى عنه الذي يحضره شيوخ المشايخ حضوره الشيوخ
الى الفضل عبد الواحد بن زيد رضي الله تعالى عنه الذي يحضره
شيوخ المشايخ حضوره الشيوخ الى الفضل بن عياض بن عوف
تعالى عنه الذي يحضره امان الارض حضوره الشيوخ الساطين
اثرهم يومئذ قد ابلغوا رضي الله تعالى عنه الذي يحضره
شيوخ المشايخ حضوره الشيوخ خواجه سيدنا الذين خليفته المرحوم
رضي الله تعالى عنه الذي يحضره شيوخ المشايخ حضوره الشيوخ خواجه
امين الدين الى هجرة البصري رضي الله تعالى عنه الذي يحضره
شيوخ المشايخ حضوره الشيوخ خواجه ممشاد علو الدين بن
رضي الله تعالى عنه الذي يحضره شيوخ المشايخ خواجه ابي اسحق
الحسيني الشافعي رضي الله تعالى عنه الذي يحضره شيوخ المشايخ
حضوره الشيوخ قدوة الدين خواجه ابي احمد بن فرستافه
الحسيني رضي الله تعالى عنه الذي يحضره شيوخ المشايخ حضوره
الشيوخ محمد بن ابي احمد الحسيني رضي الله تعالى عنه الذي يحضره
شيوخ المشايخ حضوره الشيوخ ناصر الدين ابي يوسف الحسيني رضي الله
تعالى عنه الذي يحضره شيوخ المشايخ حضوره الشيوخ خواجه
قطب الدين مؤدود الحسيني رضي الله تعالى عنه الذي يحضره
شيوخ المشايخ حضوره الشيوخ خواجه محمد بن يوسف بن يوسف رضي الله

عنه الذي يحضره شيوخ المشايخ مؤدود الحسيني رضي الله تعالى عنه الذي يحضره
شيوخ المشايخ حضوره الشيوخ خواجه ابي اسحق الحسيني رضي الله
تعالى عنه الذي يحضره شيوخ المشايخ حضوره الشيوخ خواجه
شيوخه خواجه الذين الذين حسن جليلي رضي الله تعالى عنه الذي يحضره
تعالى عنه الذي يحضره شيوخ المشايخ حضوره الشيوخ خواجه
خواجه قطب الدين وكييل ابي اسحق الحسيني رضي الله تعالى عنه الذي يحضره
الله تعالى عنه الذي يحضره شيوخ المشايخ حضوره الشيوخ خواجه
شيوخه خواجه الحجة مسعود بن الاخير رضي الله تعالى عنه الذي يحضره
تعالى عنه الذي يحضره شيوخ المشايخ حضوره الشيوخ سلطان بن
خواجه نظام الدين محبوب الذي يحضره شيوخ المشايخ حضوره الشيوخ
الله تعالى عنه الذي يحضره شيوخ المشايخ حضوره الشيوخ خواجه
محمود بن الاود الذي يحضره شيوخ المشايخ حضوره الشيوخ خواجه
شيوخ المشايخ حضوره الشيوخ كمال الدين والدين المشهور بجلالة
رضي الله تعالى عنه الذي يحضره شيوخ المشايخ حضوره الشيوخ
سيراج الحق والدين رضي الله تعالى عنه الذي يحضره شيوخ
المشايخ حضوره الشيوخ علي الدين رضي الله تعالى عنه الذي يحضره
بحرمته شيوخ المشايخ حضوره الشيوخ محمود بن المقرئ بن الحسين
رضي الله تعالى عنه الذي يحضره شيوخ المشايخ حضوره الشيوخ
جمال الدين المعروف بشيخ حسن رضي الله تعالى عنه الذي يحضره
شيوخ المشايخ حضوره الشيوخ حسن بن محمد رضي الله تعالى عنه الذي يحضره
الذي يحضره شيوخ المشايخ حضوره الشيوخ محمد بن محمد رضي الله تعالى عنه الذي يحضره
عنه الذي يحضره شيوخ المشايخ حضوره الشيوخ قطب الدين

